ازعدالت عظمیٰ

اپریل- 21
1959

رام گوپال

بنام

اننت پرساد و دیگر

(ایس کے داس، اے کے سارکر اور کے سبّا راؤ، جسٹس صاحبان)

اپیل-برقراری-اسٹیج گاڑی چلانے کے لیے اجازت-تجدید کے لیے درخواست-اجازت نامے کے لیے نئے درخواست گزار کی درخواست-ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ذریعے اجازت نامے کی تجدید کا حکم لیکن نئے درخواست گزار کی درخواست پر کوئی حکم صادر نہیں-تجدید دینے کے حکم کے خلاف اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل-کیا اپیل مناسب ہے۔موٹر وہیکلز ایکٹ، 1939 (4بابت1939)، ذیلی دفعہ .47, 57, 58,64۔

اپیل کنندہ جس کے پاس اسٹیج گاڑی چلانے کا اجازت نامہ تھا، جس کی میعاد ختم ہونے والی تھی، اس نے ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو مزید مدت کے لیے اس کی تجدید کے لیے درخواست دی۔مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کے اجازت نامے کی تجدید کے خلاف نمائندگی کی اور خود کو اجازت نامہ دینے کے لیے بھی درخواست دی۔ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نےاپیل کنندہ کے اجازت نامے کے سلسلے میں" تین سال کے لیے تجدید شدہ "شرائط میں حکم دیا لیکن مدعا علیہ کی درخواست پر اسے اجازت نامہ دینے کے لیے کوئی ایکسپریس آرڈر نہیں دیا گیا۔مدعا علیہ کی اپیل پر، اپیلٹ ٹریبونل نے اپیل کنندہ کا اجازت نامہ منسوخ کر دیا اور مدعا علیہ کو اجازت نامہ دے دیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیتے ہوئے سرشریری رٹ کے لیے عدالتی کمشنر، وندھیا پردیش کا رخ کیا، کہ اس نے اس کے سامنے ایک غلطی کا انکشاف کیا کیونکہ ایکٹ کے تحت ماتحت اتھارٹی کے ذریعے منظور کیے گئے حکم سے کوئی اپیل نہیں کی گئی تھی۔فاضل عدالتی کمشنر نے فیصلہ دیا کہ اپیل اہل ہے اور رٹ کے لیے درخواست کو مسترد کر دیا۔اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ اپیلٹ ٹریبونل میں مدعا علیہ کی اپیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس بنیاد پر قابل قبول نہیں تھی کہ (1) ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے مدعا علیہ کے خلاف کوئی واضح حکم نہیں دیا گیا تھا، اور اسی طرح ایکٹ کی دفعہ 64 (الف) نے اسے اپیل کا حق نہیں دیا اور (2)ایکٹ کے ذیلی دفعہ 57 ,47اور58 کے پیش نظرریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے پاس مدعا علیہ کی درخواست پر غور کرنے یا اپیل کنندہ کے اجازت نامے کی تجدید کے بعد اس کے سلسلے میں حکم دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، اور اس وجہ سے اسے مسترد کرنے کا حکم نہیں دے سکتا تھا۔یہ بھی دعوی کیا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ 64میں اجازت نامے کی تجدید سے متاثر کسی شخص کی طرف سے اپیل کا التزام نہیں کیا گیا تھا جب تک کہ وہ دفعہ کی فقرہ(f) میں مذکور لوگوں میں سے ایک تھا، جو مدعا علیہ نہیں تھا، اور اس لیے یہاں تک کہ اگر مدعا علیہ کی طرف سے اپیل دفعہ64 کے تحت مناسب تھی۔ اس طرح کی اپیل میں، اپیلٹ اتھارٹی تجدید کے حکم کو کالعدم نہیں کر سکی۔

یہ کہا گیا: (1) کہ موجودہ معاملے میں ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے دیا گیا حکم درحقیقت مدعا علیہ کو اجازت نامہ دینے سے انکار کے مترادف ہے۔لہذا اپیلٹ اتھارٹی میں مدعا علیہ کی اپیل دفعہ64 (اے)کے تحت قابل قبول تھی۔

ایس گوپال ریڈی بمقابلہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، نارتھ آرکوٹ [1955] 2 ایم ایل جے130 ، منظور شدہ۔

بوی۔ سی۔ کے بس سروس لمیٹڈ بمقابلہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، کوئمبٹور، [1957] ایس سی آر663 ، ممتاز۔

(2) کہ ایکٹ کی دفعہ 58 (2)سے پتہ چلتا ہے کہ اجازت نامے کی تجدید کے لیے درخواست اور اسی اجازت نامے کے لیے نئی درخواست کی ایک ساتھ سماعت ہونی چاہیے، اور یہ کہ ذیلی دفعہ 47 اور57 ، میں کچھ بھی نہیں تھا،وہ ایک مخالف معاملے کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(3) کہ ایکٹ کی دفعہ 64،فقرہ ()کسی بھی طرح سے اپیلٹ ٹریبونل کے اس اختیار کو محدود نہیں کرتا ہے کہ وہ دفعہ کی فقرہ(a)کے تحت اپیل میں تمام ریلیف فراہم کرے۔نتیجتاً، اپیلیٹ ٹریبونل کا تجدید کے حکم کو کالعدم قرار دینے کا حکم درست تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ڈھول پور کوآپریٹو ٹرانسپورٹ وغیرہ۔ یونین لمیٹڈ بنام اپیلیٹ اتھارٹی، راجستھان، اے۔ آئی۔ آر۔ 1955 راجستھان19 ، جہاں تک اس نے اس کے برعکس فیصلہ کیا، اس سے انکار کر دیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار :کی دیوانی اپیل نمبر284 بابت1958

متفرقہ دیوانی رٹ نمبر27بابت1956 میں سابق جوڈیشل کمشنر عدالت، ریوا کے 21 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم پراپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے:نونیت لال،

مدعا علیہ نمبر1 کے لیے: بھگوان داس جین،

21اپریل 1959.عدالت کا فیصلہ جسٹس سارکر کے ذریعے سُنایا گیا

جسٹس سارکر۔ اپیل سرشریری کی رٹ کے درخواست سے پیدا ہوتی ہے اور اس میں موٹر وہیکل ایکٹ، 1939(4بابت1939) کی تشریح کے سوالات شامل ہوتے ہیں، جس کے ذریعے اسٹیج گاڑیوں کو چلانے کے لیے اجازت نامے کی اجازت اور اس سے منسلک تمام زیر انتظام معاملات ہوتے ہیں۔

اپیل کنندہ کے پاس ریاست وندھیا پردیش جو اب ریاست مدھیہ پردیش میں ضم ہو گیا ہے میں ریوا-سنگرولی سڑک نامی عوامی شاہراہ کے ایک حصے پر اسٹیج گاڑی چلانے کا اجازت نامہ تھا۔یہ اجازت نامہ 11 دسمبر 1955 کو ختم ہونا تھا، اور اس لیے 12 ستمبر 1955 کو اس نے مزید مدت کے لیے اس کی تجدید کے لیے درخواست دی۔مدعا علیہ انںت پرساد، جسے مدعا علیہ کہا جائے گا، نے اپیل کنندہ کے اجازت نامے کی تجدید کے خلاف نمائندگی کی۔اس نے خود کو اجازت نامہ دینے کے لیے بھی درخواست دی۔ 9دسمبر 1955 کو ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، وندھیا پردیش نے درج ذیل شرائط میں ایک حکم دیا": تین سال کے لیے تجدید شدہ۔" یہ متنازعہ نہیں ہے کہ حکم کا مطلب یہ تھا کہ اپیل کنندہ کے اجازت نامے کی تین سال کے لیے تجدید کی گئی تھی۔مدعا علیہ کی درخواست پر اسے اجازت نامہ دینے کے لیے کوئی واضح آرڈر نہیں دیا گیا تھا۔مدعا علیہ نے اس حکم کے خلاف وندھیا پردیش ٹرانسپورٹ اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کو ترجیح دی، جو ایکٹ کے تحت اپیلیٹ اتھارٹی ہے۔ اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ اپیل اہل نہیں تھی۔اپیلٹ ٹریبونل نے اس دلیل کو مسترد کر دیا اور ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے اپیل کنندہ کو دیے گئے اجازت نامے کو منسوخ کرنے اور مدعا علیہ کو اجازت نامہ جاری کرنے کا حکم جاری کیا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ نے اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیتے ہوئے سرشریری کی رٹ کے لیے عدالتی کمشنر، وندھیا پردیش کا رخ کیا کہ اس نے اس کے سامنے ایک غلطی کا انکشاف کیا کیونکہ ایکٹ کے تحت ماتحت اتھارٹی کے ذریعے جاری کیے گئے حکم سے کوئی اپیل نہیں کی گئی تھی۔

فاضل عدالتی کمشنر نے فیصلہ دیا کہ اپیل اہل ہے اور رٹ کے لیے درخواست کو مسترد کر دیا۔اس لیے موجودہ اپیل میں سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ معاملے میں ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے حکم سے اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کی گئی تھی؟ایکٹ کے دفعہ 64 میں اپیل کی توضیعات شامل ہیں۔اپیل کی جائے یا نہ اس کا فیصلہ ان توضیعات کے حوالے سے کرنا ہوگا۔دفعہ کا وہ حصہ جس پر غور کرنا ہوگا ان شرائط میں ہے :

"دفعہ 64 ۔کوئی بھی شخص جو۔

(الف)ریاست یا علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے اجازت نامہ دینے سے انکار سے ناراض ہے، یا

(ھ)اجازت نامے کی تجدید سے انکار سے ناراض، یا---

(و)ایک مقامی اتھارٹی یا پولیس اتھارٹی یا ایک ایسوسیشن یا ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے والا شخص جو، اجازت نامے کی منظوری کی مخالفت کرنے کے بعد، اس کی منظوری سے ناراض ہے،-------------------------
مقرر کردہ اتھارٹی سے اپیل کر سکتا ہے۔ -------------------

مقرر کردہ اتھارٹی جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، اپیلٹ ٹریبونل تھا۔واضح طور پر جواب دہندہ ایسا شخص نہیں تھا جس پر دفعہ کے فقرہ(ھ) نے غور کیا ہو۔یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ وہ فقرہ(و) میں مذکور لوگوں میں سے ایک نہیں تھا۔مدعا علیہ یہ دعوی نہیں کرتا کہ ان میں سے کسی بھی شق نے اسے اپیل کا حق دیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

تاہم وہ فقرہ(الف) کے تحت اپیل کے حق کا دعوی کرتا ہے۔ہمارے خیال میں یہ دعوی جائز ہے۔اس نے اجازت نامے کے لیے درخواست دی تھی لیکن اسے نہیں ملا تھا۔اس لیے وہ ایک ایسا شخص تھا جو اجازت نامہ دینے سے انکار سے ناراض تھا اور واضح طور پر فقرہ(الف) کے اندر آیا تھا۔یہ سچ ہے کہ ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے حکم نے اسے واضح طور پر اجازت نامے سے انکار نہیں کیا تھا۔لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جو حکم دیا گیا تھا اس کا اثر تھا۔اس نے اسے اجازت نامہ دینے کے لیے درخواست دی تھی اور درخواست کو اسے اجازت نامہ دیے بغیر نمٹا دیا گیا لیکن اسے ایک مسابقتی درخواست گزار کو دے دیا گیا۔صرف ایک اجازت نامہ تھا جو دیا جا سکتا تھا اور حکم کا نتیجہ اسے اپیل کنندہ کو دینا تھا۔اس طرح مدعا علیہ کو اجازت نامے سے لازمی طور پر انکار کر دیا گیا۔یہ حقیقت کہ واضح آرڈر نہیں دیا گیا تھا اس کے تعصب پر عمل نہیں کر سکتا۔ایس گوپال ریڈی بمقابلہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، نارتھ آرکوٹ میں، موجودہ معاملے سے ملتے جلتے حالات میں ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے اسی شرائط میں ایک حکم دیا گیا تھا جو ہمارے یہاں ہے اور یہ کہا گیا تھا،" ایک کو اجازت نامہ دینے کا مطلب خود بخود دوسرے کو اجازت نامہ سے انکار کرنا ہوگا"۔ہم وہاں ظاہر کیے گئے نقطہ نظر سے پوری طرح متفق ہیں۔لہذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مدعا علیہ ایک ایسا شخص تھا جو اسے اجازت نامہ دینے سے انکار سے ناراض تھا اور اس کی طرف سے اپیل مکمل طور پر قابل تسلیم تھی۔

لیکن اپیل کنندہ کی جانب سے یہ کہا گیا کہ موجودہ معاملے میں قانون کے تحت مدعا علیہ کو اجازت نامے سے انکار کرنے کا حکم دینا غلط ہوگا اور اس لیے یہاں دفعہ 64(الف) کے تحت درخواست دینے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔دلیل کو اس طرح رکھا گیا تھا:جب ایک ہی اجازت نامے کے سلسلے میں متعدد درخواستیں ہیں، جن میں سے ایک تجدید کے ذریعے ہے جس پر اعتراضات دائر کیے گئے ہیں اور دیگر، تازہ درخواستیں ہیں، تو مؤخر الذکر کو اس وقت تک غور کے لیے نہیں لیا جا سکتا جب تک کہ سابقہ اور اس پر کیے گئے اعتراضات پر غور نہیں کیا گیا تھا۔اگر تجدید پر اعتراضات ناکام ہو جاتے ہیں، تو تجدید کے لیے درخواست منظور کرنی پڑتی ہے اور اجازت نامے کے لیے تازہ درخواستوں پر تب بالکل بھی غور نہیں کیا جا سکتا۔اگر دوسری طرف، تجدید پر اعتراضات کامیاب ہو جاتے ہیں، تو تجدید نہیں کی جا سکتی اور اس کے بعد اجازت نامے کے لیے نئے درخواست دہندگان سے انتخاب کرنا پڑتا۔موجودہ معاملے میں مدعا علیہ کی طرف سے درخواست گزار کے اجازت نامے کی تجدید پر اعتراض ناکام ہو گیا اور اس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نتیجے میں اپیل کنندہ کے اجازت نامے کی تجدید کر دی گئی۔لہذا مدعا علیہ کی اجازت نامے کے لیے درخواست، جو کہ نئے اجازت نامے کے لیے درخواست تھی، پر کبھی غور نہیں کیا گیا اور اسی وجہ سے اس پر کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دلیل مکمل طور پر بے بنیاد ہے۔کہا جاتا تھا کہ یہ ایکٹ کے ذیلی دفعہ 57 ,47 اور 58 کا نتیجہ تھا۔لیکن ہمیں ان میں سے کسی میں بھی اس کی حمایت کرنے کے لیے کچھ نہیں ملتا۔دفعہ 47 اس حکم سے متعلق نہیں ہے جس میں تجدید یا نئے اجازت نامے کی منظوری کے لیے درخواستوں کی سماعت کی جانی چاہیے اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔دفعہ (3) 57 میں کہا گیا ہے کہ اجازت نامے کے لیے درخواست دیے جانے کے بعد دوسرے اس کے خلاف نمائندگی کر سکتے ہیں۔یہ پہلے مذکور اجازت نامے کی منظوری یا تجدید کی درخواست پر اعتراضات ہیں۔دفعہ(5)کی ذیلی دفعہ 57 یہ فراہم کرتا ہے کہ اجازت نامے کے لیے درخواست جس میں اجازت نامے کی تجدید کے لیے درخواست اور اس کے خلاف نمائندگی شامل ہے۔عوامی سماعت میں نمٹا دیا جائے گا جس میں درخواست دینے والے شخص اور نمائندگی کرنے والے افراد کو سماعت کا موقع دیا جائے گا۔لیکن اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ایک ہی اجازت نامے اور اس سے متعلق دیگر تمام درخواستوں کو ایک ہی سماعت میں نمٹا نہیں جا سکتا۔بے شک،دفعہ (2) 58 یہ بلا شبہ بتاتی ہے کہ اجازت نامے کی تجدید کی درخواست اور اسی اجازت نامے کے لیے نئی درخواستوں کی سماعت ایک ساتھ کرنی ہوگی۔وہ دفعہ جہاں تک متعلقہ ہے ان شرائط میں ہے :

"دفعہ58 ۔ ....-

(2)کسی درخواست پر اجازت نامے کی تجدید کی جا سکتی ہے اور اسے ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے گویا یہ اجازت نامے کے لیے درخواست ہو

(الف)------------------------------------:

(ب)---

بشرطیکہ دیگر شرائط برابر ہونے کی وجہ سے تجدید کی درخواست کو اجازت نامے کے لیے نئی درخواستوں پر ترجیح دی جائے گی۔اس لیے اس سیکشن میں اجازت نامے کی تجدید کے لیے درخواست کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح اجازت نامے کے لیے نئی درخواست سے نمٹا جاتا ہے۔اس لیے اس طرح کی درخواست کی سماعت اجازت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نامے کے لیے نئی درخواستوں کے ساتھ ہونی چاہیے۔ایک بار پھر، اجازت نامے کے لیے نئی درخواستوں پر تجدید ترجیح کے لیے درخواست دینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان پر ایک ساتھ غور نہ کیا جائے۔

لہذا ہم یہ فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں کہ موجودہ معاملے میں ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو مدعا علیہ کی درخواست پر غور کرنے یا اس کے سلسلے میں کوئی حکم دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا کیونکہ اس نے اپیل کنندہ کی درخواست کو تجدید کے لیے منظور کر لیا تھا۔اس کے بعد یہ حکم دیا گیا جو حقیقت میں مدعا علیہ کو اجازت نامہ دینے سے انکار کے مترادف تھا۔

اس کے بعد یہ کہا گیا کہ تجدید شدہ اجازت نامہ پرانے اجازت نامے کا تسلسل ہے اور اس لیے ایک بار پرانے اجازت نامے کی تجدید کے بعد، نئے اجازت نامے کے لیے درخواستوں پر غور کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ہمیں اس نظریے کی تائید کرنے کے لیے کچھ نہیں ملتا۔یہ سچ ہے کہ وی۔سی۔ کے بس سروس لمیٹڈ بنام علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، کوئمبٹور ۔اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ تجدید شدہ اجازت نامہ پرانے اجازت نامے کا تسلسل ہے لیکن اس نے یہ نہیں کہا کہ مناسب اتھارٹی اجازت نامے کی تجدید کی درخواست کے ساتھ ساتھ نئے اجازت نامے کے لیے درخواستوں پر غور نہیں کر سکتی۔یہ مقدمہ اپیل کنندہ کی بالکل مدد نہیں کرتا ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا گیا کہ دفعہ 64اجازت نامے کی تجدید سے متاثر کسی شخص کی طرف سے اپیل کی فراہمی نہیں کی گئی جب تک کہ وہ ان میں سے ایک نہ ہو۔جن کاذکردفعہ(f) 64، میں ہےجو کہمدعا علیہ نہیں تھا، اور اس لیے یہاں تک کہ اگر مدعا علیہ کی طرف سے اپیلدفعہ 64 (الف)کے تحت قابلتسلیم تھی۔ ایسی اپیل میں اپیلیٹ ٹریبونلریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے تجدید کے حکم کو کالعدم قرار نہیں دے سکا۔یہ کہا گیا تھا کہ اگر اس طرح کی اپیل میں تجدید دینے کے حکم کو کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے، تو اثر میں اجازت نامے کی تجدید کے حکم کے خلاف اپیل اہلہو جائے گی حالانکہ قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ہمیں ڈھول پور کوآپریٹو ٹرانسپورٹ وغیرہ کا حوالےدیا گیا۔ یونین لمیٹڈ بنام اپیلٹ اتھارٹی، راجستھان ، اس دلیل کیحمایت میں۔وہاں کہا گیا :

"جہاں فقرہ(الف) کے تحت اجازت نامے سے انکار کے خلافاپیل کی گئی ہے، اپیلٹ اتھارٹی کو عام طور پر اجازت نامہ دے کر اپیل کنندہ کو راحت دینے کا حق حاصل ہوگا، لیکن اسے کسی دوسرے شخص کو دیے گئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اجازت نامے کو منسوخ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہوگا، جب تک کہ فقرہ(f) کے تحت فراہم کردہ اپیل کے لیے علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے سامنے بنیاد نہیں رکھی گئی ہو۔اگراس طرح کااعتراض کیا گیا ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ شخص اپیل کرتا ہے یا نہیں۔ایسی صورت میں،دفعہ 64 (الف) کے تحت اپیل پراپیلٹ اتھارٹی فقرہ (و)میں بیان کردہ نوعیت کے اعتراض پر غور کر سکتی ہے۔ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے سامنے پیش کریں اور اس معاملے میں اپنا فیصلہ دیں“

یہ کہا گیا تھا کہ مدعا علیہ نے اگرچہ اعتراضات دائر کیا تھا۔ کوئی ایسا شخص نہیں تھا جودفعہ 64کے فقرہ (الف)کے تحت اپیل کے حق کا دعوی کر سکے لہذا مذکورہ بالا مشاہدات کےاٹھارٹی پر یہ دعوی کیا گیا کہ فقرہ(و) کی طرف سے فراہم کردہ اپیل کی کوئی بنیاد نہیں رکھی گئی تھی۔ اور اس لیے اپیلٹ ٹریبونل ماتحت اتھارٹی کی طرف سے اپیل کنندہ کو دیے گئے اجازت نامے کو منسوخ نہیں کر سکا۔

ہم اس بات سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ ایک اپیل میں جودفعہ 64کی فقرہ(الف) کے تحت اہل ہے۔ اجازت نامے کی تجدید یا منظوری کے حکم کو اس وقت تک خارج نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ معاملہ ایسا نہ ہو کہ فقرہ(و) کے تحت اپیل اہل بھی ہو۔لہذا انعقاد کے نتیجے میں فقرہ(الف) کی طرف سے دی گئی اپیل کا حق حاصل ہوگا۔ ان معاملات میں مکمل طور پر بے نتیجہ جہاں اپیل میں کوئی راحت نہیں دی جا سکتی سوائے اس کے کہ اجازت نامہ دینے یا تجدید کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دیا جائے، مثال کے طور پر، جہاں موجودہ معاملے کی طرح اجازت نامہ دینے کے لیے صرف ایک ہی اجازت نامہ تھا۔اس طرح کی تشریح کو مسترد کیا جانا چاہیے۔یہ فقرہ(و) پر مبنی ہے۔لیکن اس شق کو اس انداز میں نہیں سمجھا جا سکتا کہ اسی سیکشن میں ایک اور شق کو بے نتیجہ قرار دیا جائے۔نہ ہی ہمیں فقرہ(و) میں کچھ ملتا ہے۔س طرح کی تعمیر کا جواز پیش کرنا۔سیکشن کی مختلف شقیں مختلف حالات سے نمٹتی ہیں۔ہر ایک دوسروں سے آزاد ہے۔شق(و) ایک ایسے معاملے سے متعلق ہے جہاں نئی گرانٹ یا اجازت نامے کی تجدید کے خلاف اعتراض دائر کیا گیا تھا لیکن اجازت نامے کو کم از کم منظور یا تجدید نہیں کیا گیا ہے۔شق اعتراض کنندہ کو اپنے اعتراض کے مسترد ہونے کے نتیجے کے خلاف اپیل کا حق دیتی ہے اگر وہ اس میں مذکور افراد میں سے ایک ہے۔شق اسے یہ حق دیتی ہے اس حقیقت سے قطع نظر کہ اسے دیگر شقوں میں سے کسی کے تحت اپیل کا حق حاصل ہے یا نہیں۔اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ دیے گئے یا تجدید شدہ اجازت نامے پر سوال نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اٹھایا جا سکتا سوائے فقرہ(و)میں مذکور افراد کے۔ یہ دیگر شقوں کے تحت اپیل کے حق کو متاثر نہیں کرتا ہے۔اگر کوئی اپیل دیگر شقوں میں سے کسی کے تحت ہوتی ہے، تو یقینا وہ ایک موثر اپیل ہونی چاہیے اور اس لیے اپیلٹ اتھارٹی کو وہ راحت دینے کے تمام اختیارات ہونے چاہئیں جس کا اپیل کنندہ حقدار پایا جاتا ہے۔

ایک باراوردفعہ 64اپیلٹ اتھارٹی کے اختیارات کی وضاحت سے متعلق نہیں ہے اور ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔نہ ہی ایکٹ میں ایسی کوئی چیز ہے جو اس نتیجے پر پہنچے کہ اجازت نامے کے لیے درخواست دہندہ اجازت نامے کی منظوری یا تجدید کے لیے مسابقتی درخواست دہندگان کی درخواستوں کے خلاف اعتراضات کرنے کا پابند ہے۔کسی بھی قابل شخص کی طرف سے اپیل میں جو راحت دی جا سکتی ہے اس کا انحصار اس بات پر نہیں ہوگا کہ اس نے مسابقتی درخواست دہندگان کی درخواستوں کے خلاف اعتراضات کیے تھے یا نہیں۔

اس لیے ہم یہ نہیں سوچتے کہ دفعہ 64کے فقرہ(و)کسی بھی طرح سے اپیلٹ ٹریبونل کے اس اختیار کو محدود کرتا ہے کہ وہ فقرہ(الف)کے تحت اہل اپیل میں تمام مناسب ریلیف فراہم کرے۔اگر فقرہ(و)اپیلٹ ٹریبونل کے اختیارات کو اس طرح محدود نہیں کرتا، اس اثر کے طور پر ہمیں اور کچھ نہیں بتایا گیا ہے۔ہمارے خیال میں، ایکٹ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اپیلٹ ٹریبونل کو ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے اپیل کنندہ کے اجازت نامے کی تجدید کے حکم کو کالعدم قرار دینے سے روک سکے۔ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملے کو ایس گوپال ریڈی کے معاملے میں صحیح طریقے سے پیش کیا گیا تھا جب اسے صفحہ 132 میں کہا گیا تھا۔

"یہ اپیل، ہماری رائے میں، اجازت نامہ دینے سے انکار کرتے ہوئے، علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے حکم کے خلاف اپیل کے طور پر بالکل قابل تھی۔یہ حقیقت کہ اس طرح کی اپیل میں چوتھے مدعا علیہ کو اجازت نامے کی تجدید دینے کے حکم پر اعتراض شامل ہے، اپیل کو وہی ہونے سے نہیں روکے گا جو وہ تھی۔ اجازت نامہ دینے سے انکار کے خلاف اپیل، اپیل کنندہ کو۔سنٹرل روڈ ٹریفک بورڈ نے یہ فرض کرتے ہوئے غلطی کی کہ وہ اپیل میں چوتھے مدعا علیہ کے اجازت نامے کی تجدید کے حکم کی اہلیت پر غور کرنے کے لیے کھلا نہیں تھا۔درحقیقت، پہلا سوال جس کا تعین اپیل گزار کی طرف سے دائر اپیل میں کیا جانا تھا، چوتھے مدعا علیہ کو تجدید دینے میں علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی کارروائی کا جواز ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے اپیل دائر کرنے سے بڑے پیمانے پر علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا تجدید کا حکم دیا جاتا ہے۔"ڈھول پور کوآپریٹو ٹرانسپورٹ وغیرہ میں۔ یونین لمیٹڈ کیس۔ جس پر اپیل کنندہ انحصار کرتا ہے، اجازت نامے کی منظوری کے لیے کسی بھی مسابقتی درخواست کے خلاف کوئی اعتراض دائر نہیں کیا گیا تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ اپیلٹ اتھارٹی کو اس شخص کی اپیل پر ایسے معاملات میں کوئی اختیار نہیں تھا جس کی اجازت نامے کی منظوری کے لیے درخواست مسترد کر دی گئی تھی، تاکہ ماتحت اتھارٹی کی طرف سے درخواست گزاروں میں سے کسی ایک کو دیے گئے اجازت نامے کو منسوخ کر کے راحت دی جا سکے۔یہ خیال تھا کہ نادر ٹرانسپورٹ، تروچیراپلی بمقابلہ ریاست مدراس اس نتیجے پر پہنچی۔وجوہات کی بنا پر۔پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ ہم ڈھول پور کوآپریٹو ٹرانسپورٹ وغیرہ میں فیصلے کے اس حصے سے متفق نہیں ہیں۔ یونین لمیٹڈ کیس ۔وہاں باقی فیصلے کے ساتھ ہم فکر مند نہیں ہیں اور اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہتے ہیں۔ہمیں نادر ٹرانسپورٹ کیس میں بھی ایسا کچھ نہیں ملتا جو ڈھول پور کوآپریٹو ٹرانسپورٹ وغیرہ میں آنے والے نتیجے کی حمایت کرے۔ یونین لمیٹڈ کیس ۔نادر ٹرانسپورٹ کیس میں، اس کے برعکس، یہ مشاہدہ کیا گیا کہ" دفعہ 64 ، ذیلی دفعہ (الف) اور (و) کا مقصد ہماری رائے میں مختلف حالات پر لاگو ہونا ہے اور یہ کہ اپیلٹ اتھارٹی کا اختیار کسی بھی طرح سے ایکٹ کی دفعہ 64 کی توضیعات کے ذریعے محدود نہیں ہے۔یا ایکٹ کے ذریعے تفویض کردہ اختیارات کے تحت بنائے گئے کسی بھی اصول کے ذریعے۔وہاں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ دفعہ 64(الف) کے تحت ایک اپیل میں۔ اتھارٹی کے سامنے لی گئی بنیادوں کے علاوہ کوئی اور بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ مناسب بنیادوں پر اپیل کو موثر بنانے کے لیے ضروری تمام مراعات نہیں دی جا سکتی ہیں۔ہمارا خیال ہے کہ نادر ٹرانسپورٹ کیس کو غلط سمجھا گیا تھا۔

نتیجہ یہ ہے کہ یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document